إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی — دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان — [illegible]

یوم جمعہ

جلد ۲۸	۲۵ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲۲ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۲۵ اکتوبر ۱۹۴۰ ء	نمبر ۲۴۳

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے میں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابل قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شائد دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱۔ جسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے؟

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

۴۔ آپ ایک برگزیدہ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شامل حال ہو۔

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار:- میرزا محمود احمد

179

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ر اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے گیارہ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بوجہ حرارت ناساز رہی۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے حرم ثانی کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج بیس رمضان کو ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے اکیس پارہ تک درس قرآن کریم ختم کیا۔ کل سے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل معلم نصرت گرلز ہائی سکول درس شروع کریں گے۔

کمال یار جنگ ایجوکیشن کمیٹی کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۲۳ر اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ کمال یار جنگ ایجوکیشن کمیٹی جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایسی سکیم تجویز کرے جس سے مسلمان غیر اسلامی اثر سے محفوظ رہ سکیں۔ اسی سلسلہ میں یہ کمیٹی جو دو ماہ سے ہندوستان کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہی ہے۔ آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی گاڑی سے قادیان پہونچی۔ کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔

(۱) خان بہادر مولوی عزیز الحق صاحب سپیکر بنگال لیجسلیٹو اسمبلی۔ وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی صدر

(۲) مولوی حاجی ابوالحسن صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس ملر ریٹائرڈ) سابق ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ریاست کشمیر

(۳) مولوی کے علی افضل صاحب۔ بی۔ ایس سی۔ (ایڈنبرا) بار ایٹ لاء سیکرٹری بنگال لیجسلیٹو اسمبلی

(۴) مسٹر بقا محمد خان صاحب چیف انسپکٹر آف سکولز بہاولپور سٹیٹ

(۵) مولوی اسد الحق صاحب ایم۔ اے پرسنل اسسٹنٹ ٹو دی چیئرمین

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ان معزز مہمانوں کی تشریف آوری کے متعلق تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کل لاہور گئے تھے۔ اور آج واپس آئے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے۔ جناب سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ اور بہت سے دیگر اصحاب ارکان کمیٹی کے استقبال و اعزاز کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ معزز مہمانوں کے گاڑی سے اترنے پر بآواز بلند اھلاً و سھلاً و مرحباً تین بار کہا گیا۔ سٹیشن سے ممبران کمیٹی مع ناظر صاحبان بیت الظفر میں تشریف لائے۔ اور کھانا تناول فرمانے کے بعد اپنے سیلون میں سٹیشن پر چلے گئے۔ کل صبح مقامی اداروں اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمائینگے انشاء اللہ

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۶۰۔ خوشخطی

ایک پرانی بات مجھے یاد آئی جس کے شاہد حضرت مولانا شیر علی صاحب تھے اس واسطے میں نے اس کا ذکر حضرت مولانا صاحب سے کر کے ان سے درخواست کی۔ کہ وہ اس واقعہ کو اپنی قلم مبارک سے لکھ کر دیں۔ چنانچہ جو کچھ انہوں نے لکھ کر دیا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۹ر رمضان المبارک ۱۳۵۹ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام

"جن دنوں مارٹن کلارک والا مقدمہ تھا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مضمون بطور جواب دعوے خود تحریر فرمایا۔ اس کو خوشخط لکھوا کر حضور کی خدمت میں جب کہ حضور مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے پیش کیا گیا۔ تا حضور اس کو ملاحظہ فرمالیں۔ وہ مضمون کپتان ڈگلس کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔ اس مضمون میں ایک جگہ ل لکھنے سے رہ گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام خود اپنے قلم سے ل اس جگہ لکھنے لگے۔ اس وقت مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم جلدی سے بولے۔ کہ حضور ٹھہر جائیں۔ اس کو خوشخط لکھوا لیا جائے۔ چونکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر شکستہ ہوتی تھی۔ ایوب بیگ مرحوم نے خیال کیا۔ کہ حضور ل کو بھی شکستہ ہی لکھ دیں گے۔ مگر چونکہ وہ تحریر عدالت میں پیش ہونی تھی۔ اس لئے مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم نے چاہا۔ کہ یہ ل باقی تحریر کی طرح خوشخط لکھا جائے۔ مگر حضور نہ رکے اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں بھی خوشخط لکھ سکتا ہوں۔ اور حضور نے ل لکھا۔ وہ بطرز نستعلیق نہایت خوبصورت تھا۔" خاکسار شیر علی عفی عنہ

سر شفاعت احمد خانصاحب الہ آباد کی "الفضل" سے دلچسپی

سر شفاعت احمد خان صاحب الہ آباد کئی سال سے "الفضل" کے مستقل خریدار ہیں حال میں جب ان کی خدمت میں آئندہ سال کے لئے قیمت کی وصولی کا وی۔ پی بھیجا گیا تو خلاف توقع واپس آگیا۔ اس پر بذریعہ خط انہیں وی۔ پی واپس آنے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے جواب میں انہوں نے سالانہ قیمت پندرہ روپے کا چیک بھیجتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"مکرمی بندہ۔ السلام علیکم۔ والا نامہ جناب صادر ہوا مجھے نہایت افسوس ہے کہ الفضل کا وی۔ پی واپس کر دیا گیا۔ میں بمبئی تھا۔ ابھی آج آیا ہوں۔ اور نوکروں کی بے وقوفی اور غلطی ہے۔ معافی کا خواستگار ہوں۔

بعض الفضل کے مضامین نہایت دلچسپ ہوتے ہیں۔ اور تقریباً تمام پرچہ روز میں پڑھتا ہوں۔

شفاعت احمد خان"

ہم سر موصوف کے ممنون ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش

اس سال بھی حسب معمول سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی اشیاء کی نمائش ہوگی۔ احمدی خواتین کو چاہئیے کہ عمدہ سے عمدہ اشیاء تیار کر کے یکم دسمبر تک بھیجدیں۔ نیز قادیان کے تمام محلوں کی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے اپنے محلہ میں اس کا اعلان کر دیا جائے۔ کہ یکم دسمبر تک اشیاء تیار ہو جانی چاہئیں۔ [illegible] سیکرٹری صاحبات [illegible] خاکسار سیکرٹری صنعتی نمائش

180

شذرات

احرار کے نقوش قدم ہیں کہاں؟

جنگ شروع ہونے سے قبل احرار نے بڑے بڑے دعوے کئے۔ کہ وہ مسلمانوں کو جنگ سے بالکل علیحدہ رکھیں گے۔ اور کسی قسم کا حصہ نہ لینے دیں گے۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار نے ایک موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ:۔

"جب تک مجلس احرار زندہ ہے۔ ساحل ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جانے دیا جائے گا" (زمزم ۲۷ر مئی ۱۹۳۹ء)

لیکن جب جنگ شروع ہو گئی۔ تو چند کرایہ پر لئے ہوئے لوگوں کو پیش کیا گیا جنہوں نے کسی چھوٹے موٹے مجمع میں نہایت بے دلی سے بھرتی کے خلاف چند الفاظ کہلوائے۔ اور جب مقدمہ چلا۔ تو عدالت میں جا کر قطعاً انکار کر دیا۔ اور یہ بیان دیا کہ انہوں نے تو بھرتی کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا۔ اور اس طرح رہائی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد اب عرصہ سے احرار بالکل خاموش ہیں۔ اور معلوم نہیں کس کونے میں دبے پڑے تھے۔ کہ گاندھی جی کی قانون شکنی کی تازہ تحریک نے ان میں بھی جان ڈال دی ہے۔ اور وہ یہ ادعا کرنے لگے ہیں۔ کہ اب تو کانگرس کے لئے بھی احرار کے نقش قدم پر چلنے کے سوا چارہ نہیں۔ آج سے بہت عرصہ قبل احرار جس نقطہ پر پہونچ چکے تھے۔ کانگرسی اب بڑی تگ و دو کے بعد پہونچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ڈکٹیٹر مجلس احرار پنجاب" نے اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"مجلس احرار کی سول نافرمانی کے پورے ایک سال اور ایک ماہ بعد کانگرس کو بالآخر سول نافرمانی کرنی ہی پڑی۔ احرار کا جس سمت قدم اٹھا۔ اور جس نقطہ پر احرار ایک سال پہلے پہونچ گئے تھے۔ کافی تگ و دو اور کش مکش کے بعد سب کو اسی نقطہ پر پہونچنا پڑا۔ کوئی تسلیم کرے۔ یا نہ کرے۔ قدرت نے ملک کو احرار کے نقش قدم پر چلنے کے لئے مجبور کر دیا ہے"

قطع نظر اس سے کہ قدرت نے کیا کیا ہے۔ اور ملک احرار کے نقش قدم پر چلنے کے لئے مجبور ہو رہا ہے۔ یا روز بروز جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جدوجہد کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ احرار کے وہ نقوش قدم ہیں کہاں۔ جن پر چلنے کے لئے ملک کو مجبور بنایا جا رہا ہے۔ اور وہ نقطہ کدھر ہے جس پر آج سے ایک سال قبل احرار پہونچ گئے تھے۔ اگر اس سے مراد جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کرنا ہے۔ تو احرار اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ اس کے لئے انہوں نے "پورے ایک سال اور ایک ماہ" کے اندر کیا کیا۔ اور اب کیا کر رہے ہیں۔ اگر کچھ بھی نہیں۔ اور کان تک ہلانے کی ان میں جرأت نہیں ہے۔ تو پھر کس مونہہ سے وہ یہ ادعا کر رہے ہیں۔ کہ قدرت نے ملک کو احرار کے نقش قدم پر چلنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ دراصل قدرت نے احرار کو نہ صرف اپنے ہاتھوں اپنے نقوش مٹانے پر مجبور کر دیا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو مٹانے کے لئے بھی مجبور کر رکھا ہے۔ اور وہ مٹتے جا رہے ہیں۔

صرف چندہ لینا ہی جانتے ہیں۔ یا کچھ کرنا بھی

چرچ آف انگلینڈ نے ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک کروڑ ۱۷ لاکھ ڈالر کی رقم خرچ کرنے کی جو تجویز کی ہے۔ اور جس کا ذکر "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس کی طرف سوائے اخبار "زمزم" کے دوسرے مسلمان اخبارات نے تو متوجہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ اور "زمزم" نے بھی جو احرار کا آرگن کہلاتا ہے صرف اس رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو چندہ کے بارے میں کوسنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ذرا ایک کام کے لئے چندہ کر کے دیکھئے۔ کس قدر بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ ذرا سے مطالبہ پر بے روزگاری کا رونا رویا جاتا ہے۔ بڑے بڑے دیانت دار لیڈروں کو چندہ خود بتانے میں انہیں ذرا تامل نہیں ہوتا۔ اگر بیک وقت دو کاموں کے لئے علیحدہ علیحدہ چندے کا مطالبہ کیا جائے۔ تو پھر ان کی اخلاقی حالت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ وہ کونسی گالی نہیں ہوتی۔ جو اجتماعی کاموں میں حصہ لینے والوں کو نہیں دی جاتی"

یہ ان مسلمانوں کے متعلق کہا جا رہا ہے جنہوں نے فاقہ کشی کر کے چندہ مانگنے والوں کو ہزاروں نہیں لاکھوں روپے دیئے۔ ایک دفعہ نہیں۔ بار بار دیئے۔ اور بے دریغ دیئے۔ مگر وہ خرچ کہاں ہوئے۔ چندہ طلب کرنے والوں کے عیش و عشرت۔ یا جائدادیں خریدنے اور مکانات بنانے پر۔ باوجود اس کے مسلمانوں کو ہی کوسا جاتا ہے۔ اور عیسائیوں کی مثال پیش کر کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ مگر یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ عیسائی مشنری تو ہزاروں میل دور سے چل کر ہندوستان آتے۔ اور عیسائیت کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ لیکن کیا مسلمانوں سے چندے طلب کرنے والوں نے بھی بیرون ہند چھوڑ ہندوستان میں ہی تبلیغ اسلام کا کوئی انتظام کر رکھا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر مسلمان کب تک اپنے پیٹ کاٹ کر ان کے پیٹ بھرتے رہیں۔ اور ساتھ ہی طعنے سنتے رہیں۔

کاش چندہ خور لیڈر عمل کے میدان میں کچھ کر کے دکھاتے۔ اور مسلمانوں کے اموال کو صحیح طریق سے خرچ کرنے کی اہلیت رکھتے۔ مگر وہ تو چندہ لینا۔ اور اسے بغیر ڈکار لئے ہضم کرنا جانتے ہیں۔ اور پھر گھورنا بھی۔

مسلمان خواتین اور امتحان مولوی فاضل

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں دو خواتین بھی شامل ہوئیں۔ جن میں سے ایک احمدی تھیں۔ یہ دونوں اگرچہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ مسلمان خواتین میں بھی عربی علوم کی تحصیل کا شوق پایا جاتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ خواتین کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور ان کے لئے ہر ممکن سہولت پیدا کی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ ان ہر دو خواتین میں سے ایک صرف ایک پرچہ میں ناکام رہی ہے۔ یونیورسٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ اس طالبہ کو کمپارٹمنٹ کے امتحان میں شریک ہونے کا موقعہ دے۔ اور آئندہ کے لئے آنرز کے تمام امتحانات میں خواتین کے لئے کمپارٹمنٹ کا قاعدہ رائج کر دے۔ تاکہ عورتوں کو شرقی علوم میں ترقی کرنے کا شوق بڑھے۔ اس میں یونیورسٹی کا کوئی نقصان نہیں لیکن مسلمانوں کو شکر گزار بنانے کے لئے بہت اچھا موقعہ ہے۔

ہندوستان سے سوت کی برآمد

حکومت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے کارخانوں میں ۱۳۔ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کا پانچ تارہ سوت تیار کرنے کا آرڈر موصول ہوا ہے۔ یہ سوت بمبئی۔ شولاپور۔ مدورا اور کوئمبٹور کے کارخانوں میں تیار کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس سوت کے نمونے ان کارخانوں نے تیار کر کے انگلستان

میں نے طبیہ عجائب گھر کو کئی بار دیکھا ہے۔ اور مختلف ادویات خریدی ہیں۔ میں نے ان ادویات کو صاف ستھری اور زود اثر پایا ہے۔ میں قریباً ایک میل کا فاصلہ طے کر کے ان کے ہاں ادویات خریدنے آتا ہوں۔ دیوی اس۔ بی۔ ایس۔ سی سائنس ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان
فہرست ادویہ مفت طلب کریں
پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون لکھتے ہیں۔

۱۹ سے ۲۵ ظہور تک خاکسار معہ مولوی محمد صدیق صاحب موضع فالا میں جو وانڈو کی ریاست کا دار الحکومت ہے رہا۔ میں اس وقت تک یہاں کے لوگوں سے مولوی صاحب کا تعارف نہیں کرا سکا تھا۔ اس ریاست کا پیراماؤنٹ چیف پہلے مشرک تھا۔ لیکن گزشتہ سال میرے پہلی دفعہ وہاں جانے پر اس نے اسلام قبول کیا۔ اور اس نے معہ بہت سے لوگوں نے نماز شروع کر دی۔ چیف نے بعد میں یہاں ایک نہائت شاندار مسجد بھی بنوائی آجکل یہ چونکہ بیمار ہے اس لئے حکومت نے ریاست کا انتظام عارضی طور پر ایک شخص کے سپرد کر دیا ہے۔ اور وہ باقاعدہ نمازی ہے۔ ہم چیف کی ملاقات کے لئے گئے۔ لیکن اس کی علالت کی وجہ سے کوئی گفتگو نہ ہو سکی۔ ہم نے اس کی صحت کے لئے دعا کی۔ احباب بھی اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

فالا سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک اہم گاؤں موٹنڈو میں بھی ہم گئے۔ اور لوگوں کو اسلام کے متعلق نصائح کیں۔ میں نے یہاں ایک نوجوان طالب علم کو جس کا نام فوڈے ہے بطور مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ وہ ساری ریاست کا تبلیغی دورہ کرے گا فالا کی مسجد کا امام بھی احمدی ہے۔

۲۵ ظہور کو ہم دونوں ۸ میل پیدل سفر کرتے ہوئے ۲ بجے بو پہونچے جو ریاست سمبارو کا مرکز ہے۔ اور ۲ تبوک تک وہاں رہے۔ یہاں کا پیراماونٹ چیف بھی احمدی ہے۔ اور گزشتہ سال میرے یہاں آنے پر مسجد میں باجماعت نماز شروع ہو گئی تھی۔ لیکن افسوس کہ امام کی اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے جماعت اور چندہ کا انتظام درہم برہم ہو گیا۔ اب پھر تربیت اور تبلیغ کا کام از سر نو شروع کر دیا گیا ہے۔ یہاں بھی ایک مبلغ مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ چیف اور ریاست کے سب بڑے بڑے لوگ احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ اور مخالف علماء کی کوششیں ناکام رہی ہیں بلکہ چیف نے جو خواندہ آدمی ہے۔ اور علمی لحاظ سے ضلع Kenema کے سب Paramount Chiefs پر فوقیت رکھتا۔ اور حکومت کے ہاں معزز ہے۔ دوسرے Paramount Chiefs. میں احمدیت کا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے اور اس علاقہ کے بعض چیفوں نے مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی ہے۔ ہم لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ اور غیر احمدی مخالفین کے گھروں میں بھی گئے۔ ایک قریبی گاؤں میں بھی لیکچر دیا۔ اگر افریقن مبلغ نے اپنا کام تندہی سے کیا۔ تو یہ ریاست بھی احمدیت قبول کرے گی۔ انشاء اللہ یہاں چیف کے دو خواندہ بھائی مسٹر باورے گامنگا اور سینڈی گامنگا بھی اشاعت احمدیت کے لئے عموماً کوشاں رہتے ہیں ؀

۲ تبوک کو ۴۲ میل لاری کے ذریعہ طے کرتے ہوئے ۷ بجے موٗ سے بلاما پہنچے۔ بلاما اس ملک کے اہم ترین شہروں میں سے ہے۔ نو ماہ ہوئے۔ کہ خاکسار یہاں آیا تھا۔ اور تین ہفتہ تک قیام کیا۔ اور لیکچروں اور ملاقاتوں کے ذریعہ یہاں بہت پروپیگنڈا کیا تھا۔ بعض لوگوں نے احمدیت بھی قبول کی۔ موجودہ حالت یہ ہے کہ پیراماؤنٹ چیف احمدی تو ہے مگر عمل میں سست ہے۔ سارے بلاما کا چیف امام سخت مخالف ہے۔ ایک نائب امام تقریباً مخالف۔ اور دوسرا نائب جو ایک علیحدہ مسجد میں نماز پڑھاتا ہے نہائت مخلص احمدی ہے۔ اور اس کے ساتھ آٹھ دس مخلص احمدی ہیں۔ یہاں چند دن اور قیام کرنے کا ارادہ ہے۔ اگر مجھے یہاں کے لئے کوئی مخلص افریقن مبلغ مل جائے تو کامیابی کی بہت امید ہے ؀

موضع باڈماہون کی جماعت اس ملک میں سب سے بڑی اور سب سے مخلص ہے۔ لیکن وہاں کا پیراماونٹ چیف جو مونگیری میں رہتا ہے مخالف ہے۔ حکومت سے ہم نے باڈماہوں میں سکول کھولنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ لیکن قانوناً چیف کی اجازت کے بغیر سکول نہیں کھولا جا سکتا۔ ہمارے آدمیوں نے غلطی سے عمارت شروع کر دی۔ چیف نے جو موقعہ کا متلاشی تھا۔ انہیں چار پاؤنڈ جرمانہ کر دیا۔ جو ادا کر دیا گیا ہے۔ جماعت سخت پریشانی میں ہے۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ میں نے کل مولوی محمد صدیق صاحب کو اس قضیہ کے طے کرنے کے لئے باڈماہون اور مونگیری میں بھیجدیا ہے۔

(نشر و اشاعت)

بنگال میں سائیکل پر ۲۴۲ میل کا تبلیغی سفر

خاکسار بردوان شہر میں ۲۱ دن مقیم رہ کر تبلیغ میں معروف رہا۔ اور ۳۰ میل کا دورہ کیا۔ پھر ۶ اکتوبر کو بردوان سے سائیکل پر روانہ ہوا۔ اور ۴۱ میل سفر کے بعد براستہ میماری شہر کالنا میں پہونچا۔ راستہ میں سکتی گڑھ رسول پور۔ میماری۔ موگرا۔ ساتگاچھ بوہار مشہور مقامات میں تبلیغ کی۔ موضع بوہار میں مسجد اور مدرسہ اور مولانا صدرالدین صاحب کی عالی شان مگر ویران عمارات کو دیکھ کر ایک مشہور اور علمی خاندان کے زوال پر افسوس ہوا۔ یہاں کی لائبریری کی کتب کلکتہ کی سرکاری لائبریری میں لے جا کر داخل کر دی گئی ہیں۔ کالنا شہر میں دو دن قیام کر کے تبلیغ کی۔ مولوی سید رکن مسلم صاحب انسپکٹر پولیس کے ہاں مقیم رہا۔ وہاں سے ۶ میل دور قصبہ شانتی پور میں آیا۔ مولوی افضال الحق صاحب میونسپل چیئرمین کے مکان پر ٹھہرا۔ رات کو ۲۰۰ تک ہندو مسلمانوں میں تقریر کی دوسرے دن وہاں سے ۱۵ میل دور شہر کرشنا نگر ضلع ندیا میں پہونچا۔ خاص شہر اور موضع ہاشہ ڈانگہ، بہادر پور، ٹیر ٹریا۔ دکھن پاڑا۔ ہنس کھالی وغیرہ میں تبلیغ کرتا ہوا ۳۲ میل کا سفر کر کے ۱۰ اکتوبر کو موضع ہلدی پاڑا کے اگریکلچر فارم میں مولوی امیر حسین صاحب احمدی کے پاس پہونچا۔ اب یہاں تبلیغ جاری ہے۔ ۱۲ تقریریں کیں۔ ۶۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ خاکسار قریشی محمد حنیف آنریری مبلغ از ضلع ندیا بنگال

کشمیر میں تبلیغ اسلام

گزشتہ رپورٹ کے بعد آج تک ایک ٹریکٹ سولہ صفحات پر مشتمل بعنوان "خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم" شائع کیا گیا ہے۔ احباب جماعت نے اسے حق پسند اصحاب تک پہونچایا ہے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی اس کے نسخے ارسال کئے گئے ہیں۔

رمضان المبارک کے باعث روزانہ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید ہوتا رہا۔ سورۂ یوسف کا درس دیا جاتا رہا۔ قریب کے احباب حاضر ہوتے رہے۔ ناسنور میں مولوی عبد الواحد صاحب درس القرآن دیتے ہیں۔ انفرادی ملاقاتیں صرف چند ہو سکی ہیں۔ بعض بھائی شکوک کا تبادلہ خیالات سے جواب دیا گیا۔

۲۰ ماہ اخاء کو مسجد احمدیہ سری نگر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہے۔ جس کے ممبروں نے کوشش کر کے ایک رقم فراہم کی ہے اور اللہ تعالےٰ کا نام لے کر بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ سری نگر ایک مرکزی شہر ہے۔ یہاں جگہ احمدیہ مسجد کا ہونا بہت ضروری تھا ؀

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(181)

غیر مذاہب کی جدوجہد

عرب میں امریکن مشن کی صد سالہ کارگذاری

سر آرنلڈ ولسن جو برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور جن کی نسبت عیسائیوں کا بیان ہے کہ انہیں تقریباً بیس برس تک عرب میں امریکن پروٹسٹنٹ مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے ان کا ایک مضمون "عرب میں امریکن مشن" کے زیر عنوان انگریزی رسالہ "انیسویں صدی" میں شائع ہوا ہے۔ جس سے امریکن مشن کی عرب میں سو سالہ تبلیغی کوششوں کا قدرے حال معلوم ہو سکتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ۔ ایشیاء میں مسیحیت کے لئے امریکہ کی تبلیغی سرگرمیاں بھی ویسی ہی وسیع ہیں۔ اور دور رس ہیں جیسی کہ برطانیہ کی۔ ان کی راہ میں بھی وہی مشکلات حائل ہیں۔ اور ویسی ہی نکتہ چینی ان پر بھی ہوتی ہے۔ اور ان کے زیر اثر حلقہ میں ان کے ایثار نفس کا ویسا ہی احساس پایا جاتا ہے۔ مجھے امریکن پروٹسٹنٹ مشن کی ان تبلیغی سرگرمیوں کو جو وہ سرزمین عرب میں کر رہے ہیں قریباً بیس برس تک بہت قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور اب جبکہ اس سال امریکن مشن اس سرزمین میں اپنے داخلہ کی جوبلی منانے والا ہے۔ میں اس کے آغاز و ارتقاء اور اس کے کارہائے نمایاں قلمبند کرتا ہوں۔

گو ہم جیمس کینٹائن کو جس کا تعلق نیو برنسوک کے پروٹسٹنٹ مدرسہ دینیات سے تھا۔ اس مشن کا بانی تو نہیں کہہ سکتے لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس راہ کو ہموار کرنے میں اسے اولیت ضرور حاصل ہے۔ اس کے بعد سب سے پہلے ایک فاضل انگریز سینٹ ہنری مارٹن بائیبل کے عربی ترجمہ کے سلسلہ میں ۱۸۱۱ء میں مسقط گیا۔ ایسا ہی ۱۸۸۵ء میں ایک اور انگریز آئن کیتھ فالکونر نے عدن سے کے قریب "شیخ النمان" میں ایک مشن کی بنیاد ڈالی۔ لیکن عدن کے علاقہ میں اسے کام کرتے ہوئے ابھی ایک سال بھی نہ ہوا تھا کہ ۱۸۸۷ء میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس وقت اسلام مسیحیت کے حق میں ویسا ہی غیر روادار تھا۔ جیسا کہ کبھی زمانہ ماضی میں رہا ہو۔ وہ عرب جن کے ہاتھ میں اسلام کے اہم ترین مقدس مقامات ہیں۔ اسے شبہ کی نظر سے دیکھنے لگے۔ اور اس سے دور دور رہے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ اسلام ہر جگہ مسیحی طاقتوں سے دست بگریبان ہے۔ اور ہر جگہ زمین اس کے پاؤں تلے سے نکل رہی ہے

کینٹائن سب سے پہلے زبان سیکھنے کے لئے بیروت گیا۔ ۱۸۹۰ء میں ڈاکٹر زویمر کے ساتھ عدن پہونچا۔ وہاں وہ بوڑھے انگریز مبلغ والپی فرینچ سے ملا۔ جو اس سے اگلے سال مئی ۱۸۹۱ء میں فوت ہوا۔ اس وسیع علاقہ کے ابتدائی مطالعہ کے بعد جسے یہ لوگ مسیحی بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۲ء میں بصرہ ۱۸۹۳ء میں بحرین۔ ۱۸۹۴ء میں مسقط اور ۱۸۹۵ء میں عمارہ میں اپنا مستقر بنایا۔ اسی سال ڈاکٹر وارل صاحب طبی کارکن کی حیثیت سے مستقل طور پر بصرہ گئے۔ ان کی بیوی کہ وہ بھی اچھی ڈاکٹر تھی ان کے ہمراہ تھی وہ آزاد شدہ غلام جنہیں افریقہ کے غلاموں کی تجارت میں کام آنے والے جہازوں سے برطانوی جنگی جہازوں نے چھڑایا تھا۔ ان کے لئے ۱۸۹۷ء میں مسقط میں ایک سکول قائم کیا۔ اسی جگہ انہوں نے عربی میں سب سے پہلے تبلیغی دو ورق طبع کئے۔ ۱۹۰۳ء میں طبی کام بحرین کے میسن میموریل ہسپتال کی مستقل عمارت میں جو لڑکوں اور لڑکیوں کے پہلے سے قائم شدہ سکول کے پاس تھی شروع کیا گیا۔ اس زمانہ میں بہت موتیں ہو رہی تھیں لیکن ان مردوں اور عورتوں کی کمی نہ تھی۔ جو مرنے والوں کی جگہ آ جاتے تھے۔ ۱۹۰۶ء میں جب میں پہلی دفعہ خلیج فارس میں گیا۔ تو امریکن مشن ایک ادارہ کی حیثیت سے مستقل بنیادوں پر قائم ہو چکا تھا۔

میرے افسر بالا لفٹنٹ کرنل کاکس جو بعد میں سر پرسی کہلائے۔ اور جنوبی ایران کے قونصل جنرل اور عربی سواحل کے پولیٹیکل ریزیڈنٹ انچارج تھے۔ ذاتی طور پر ڈاکٹر زویمر اور کنٹائن کو جانتے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کی بہت خاطر و مدارت کی۔ عربی کے اعلیٰ فاضل کی حیثیت سے وہ ان کے تبحر کے قائل۔ اور بلند و برتر اصول کے علمبردار ہونے کے لحاظ سے ان کی اس مضبوطی اور قدرت کے مداح تھے۔ جس سے وہ اپنے عقائد کو زندہ اور برقرار رکھے ہوئے تھے۔ مسقط۔ بحرین اور کویت میں سر پرسی کے ماتحتوں اور بصرہ میں ان کے شرکار کو آمادہ کیا جاتا تھا۔ کہ وہ امریکن مشن کی تبلیغی سرگرمیوں میں مناسب امداد دیں ؛

لوائے خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک نہایت ضروری اطلاع

خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کی عزت افزائی فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے جھنڈے کو بلند فرمایا چنانچہ اس غرض کے لئے کہ لوائے خدام الاحمدیہ کو زیادہ سے زیادہ ترویج دی جائے مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑے جھنڈے کے نقوش پر بہت سے چھوٹے جھنڈے بھی تیار کروائے ہیں۔ تاکہ مجالس ان کو خرید کر اپنے ہاں استعمال کر سکیں۔ جھنڈے چونکہ بہت تنگ وقت میں جلسہ کے شروع ہونے سے ایک آدھ روز قبل تیار ہو سکے تھے۔ اس لئے مجالس بیرون کو پوری طرح اطلاع نہ کی جا سکی۔ مگر اس کے باوجود جن مجالس کو اس کا علم ہوا۔ ان میں سے اکثر نے جھنڈے حاصل کر لئے۔ اب چونکہ بہت تھوڑی تعداد میں جھنڈے باقی ہیں۔ اس لئے ایسی مجالس جو ان کے حاصل کرنے کے لئے پہلے اطلاع دیں گی۔ ان کا حق فائق سمجھا جائے گا۔ اور جھنڈوں کے ختم ہو جانے کی صورت میں بعد میں اطلاع دینے والی مجالس کو ان کے حاصل کرنے سے محروم رہنا پڑیگا۔ اس کے علاوہ یہ عرض کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ چونکہ جھنڈے اکٹھے تیار کروائے گئے تھے۔ اس لئے غیر معمولی طور پر بہت ہی کم لاگت پر تیار کروائے جا سکے۔ (جھنڈے کی قیمت معہ بانس صرف دو روپے) اور آئندہ جب موجودہ جھنڈے جو نہایت قلیل تعداد میں ہیں ختم ہو جائیں گے۔ تو پھر ان کا حاصل کرنا اگر غیر ممکن نہیں۔ تو کسی قدر مشکل ضرور ہو گا۔ اور موجودہ قیمت کی نسبت دو تین گنا قیمت پر دستیاب ہو سکیں گے۔ اس لئے ایسی مجالس جو جھنڈوں کے حاصل کرنے کی خواہشمند ہوں۔ مجلس مرکزیہ کو جلد اطلاع دے کر اپنے لئے حق خریداری قائم کریں۔

اس کے علاوہ ایسی مجالس جو جھنڈے حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے غرض ہے کہ وہ جھنڈوں کی حفاظت کے لئے حسب ذیل باتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

(۱) اگر جھنڈے کو باقاعدہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ تو مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ دھوپ لگانی چاہئے۔

(۲) ہر تین ماہ کے بعد جھنڈے کو سادہ پانی کے ساتھ بغیر کسی صابون وغیرہ کے دھو کر دھوپ میں سکھا لیا جائے۔ مندرجہ بالا ہر دو ہدایات پر بالضرور عمل کیا جائے۔ ورنہ جھنڈے کے جلد ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمن
مہتمم لوائے خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امداد مقروضین کے قانون کی بعض اہم دفعات

حال ہیں امداد مقروضین پنجاب کا جو بل گورنر پنجاب نے منظور کیا ہے۔ اس کی بعض اہم دفعات اس لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ کہ ناظرین کو اگر ضرورت ہو۔ تو ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(۱) اس قانون کی رو سے قرضوں کی شرح سود گھٹا دی گئی۔ اور با کفالت قرضوں پر شرح سود زیادہ سے زیادہ ۷ ½ فی صدی سالانہ رکھی گئی ہے۔ اس ضمن میں بنکوں اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کے قرضوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور مقروضین کو خاص مراعات دی گئی ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی پانچ ہزار روپیہ سے متجاوز نہ ہوگی۔

(۲) اگر کوئی قرض خواہ کسی مقروض کے خلاف مطلوبہ نقشہ عدالت میں پیش نہ کر دے یا وہ خود اس کا جائز مختار مقررہ تاریخ پر پیش ہو کر اس کے لئے جواب دہی نہ کرے یا کسی مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہو۔ تو وہ قرضہ ایک مقروض کے خلاف ہو۔ یا ایک سے زیادہ مقروضین کے بالکل بے باق تصور کیا جائے گا۔ لیکن غیر حاضری کے سلسلہ میں اگر کوئی قرض خواہ یہ ثابت کر دے۔ کہ اسے نوٹس کی باقاعدہ اطلاع نہیں ملی تھی۔ تو عدالت دیوانی یا مصالحتی بورڈ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا۔ کہ تسلی کے بعد قرضہ بحال کرے۔

(۳) اگر کوئی قارض یا مقروض درخواست میں مندرج کسی امر کی صحت سے انکار کرے۔ تو مصالحتی بورڈ کو اس کے تصفیہ کا اختیار ہوگا۔ لیکن اس کے خلاف کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول (جسے خاص طور پر حکومت نے اس امر کا اختیار دیا ہو) کے خلاف تاریخ فیصلہ کے بیس دن کے اندر اپیل ہو سکے گی۔ لیکن جس حکم کے خلاف پہلے نظر ثانی ہو چکی ہو۔ اس کے خلاف اپیل کی گنجائش نہ ہوگی۔ اس ضمن میں ایک چیز قابل ذکر ہے۔ کہ تا وقتیکہ کسی معاملہ متنازعہ کی مالیت دو ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے خلاف اپیل نہیں ہو سکے گی۔

(۴) اگر کوئی معاملہ بورڈ کے سامنے پیش ہو جائے تو اس سرٹیفکیٹ کو رجسٹری کرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر کوئی ایسا سرٹیفکیٹ دیا جائے جس کی رو سے قرض خواہ کو ڈگری دی گئی ہو۔ تو ڈگری دار کو اس بات کا حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ سرٹیفکیٹ کی تاریخ کے چھ ماہ کے اندر اندر اس ڈگری کو اجرا کرا سکے۔ خواہ ضابطہ دیوانی کی کوئی دفعہ اس کی اجازت ہی دیتی ہو۔ یہ صورت ان قرضوں کی نسبت ہوگی۔ جو کسی کفالت کے ماتحت ہوں گے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ کسی عدالت دیوانی کو اس بات کا حق نہیں ہوگا۔ کہ بورڈ کے روبرو کسی کارروائی کے سلسلہ میں کوئی حکم امتناعی نافذ کرے۔

(۵) اگر کسی ڈگری کے سلسلہ میں عدالت دیوانی میں کارروائی ہو رہی ہو۔ اور بورڈ اس کارروائی کو معطل کر دے۔ تو اجرائے کے سلسلہ میں اگر کوئی جانور قرق ہو چکا ہو۔ اور وہ سپردار کے پاس ہو۔ تو وہ واپس مدیون کو مل جائے گا۔ اگرچہ مدیون اس کے بیچنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اور اگر مدیون کو دیوانی جیل میں بھیجا گیا۔ تو وہ فی الفور رہا کر دیا جائے گا۔

(۶) اگر کسی قرضہ کے سلسلہ میں کسی عدالت دیوانی کے روبرو کوئی نالش کر دی گئی ہو۔ تو کوئی عدالت اس امر کی مجاز نہ ہوگی کہ کسی ڈگری دار کو اس رقم کے دو چند سے زیادہ کی ڈگری دے۔ جو دراصل قرض لی گئی تھی۔ اور اگر ڈگری دار نے اس میں سے پہلے کچھ وصول کر لیا ہو۔ تو وہ رقم زر ڈگری سے منہا کر دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں کوئی ثالثی فیصلہ جو اس وصولی کی خلاف ورزی کرے۔ جائز نہ ہوگا اگر کوئی ڈگری یا ثالثی فیصلہ ہو۔ اور اس ایکٹ کے نفاذ کے چھ ماہ کے اندر کوئی مدیون اس کی نظر ثانی کی درخواست کرے۔ تو بورڈ کو اس امر کا حق حاصل ہوگا۔ کہ اس ڈگری کو یکسر منسوخ کر دے۔ خواہ یہ ڈگری ایکٹ کے نفاذ سے پیشتر یا بعد ازاں صادر ہوئی ہو۔

(۷) کوئی مزدور روپیہ کے سلسلہ میں کسی ڈگری کے دوران میں گرفتار یا قید نہیں کیا جائے گا۔ خواہ یہ ڈگری ایکٹ کے نفاذ سے پیشتر ہو۔ یا بعد۔

(۸) ڈگری کے سلسلہ میں کسی شخص کا سکونتی مکان قرق یا نیلام نہیں ہو سکے گا۔ جب تک کہ ڈگری دار کی طرف سے یہ ثابت نہ کیا جائے۔ کہ وہ کرایہ پر دے دیا گیا تھا یا ایسے اشخاص کو جو اس کے باپ۔ ماں بیوی بیٹا۔ بیٹی۔ بہو۔ بھائی۔ بہن یا قریبی رشتہ دار ہو مستعار دیا گیا۔ یا ایک سال سے زیادہ مدت تک خالی پڑا رہا ہو۔ اس کے علاوہ حسب ذیل چیزیں قرق نہیں ہو سکیں گی۔

دودھ دینے والے مویشی خواہ وہ دودھ دیتے ہوں۔ یا بچھڑے سے ہوں بچھڑے جانور جو حمل ونقل یا لادنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں۔ چھکڑے اور کھلے میدان یا احاطے جو کسی زراعت پیشہ شخص کی ملکیت ہوں۔ اور بوقت ضرورت مویشی باندھنے چھکڑے کھڑے کرنے یا چارہ اور کھاد جمع رکھنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں۔

(ب) ایک اصل سکونتی مکان اور دیگر عمارات جو اس سے ملحق ہیں۔ مع ان کے سامان تعمیر اور محلات وقوع۔ نیز ایسی اراضی جو اس کے ساتھ الحاق رکھتی ہو۔ اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہو۔ اور ایک مدیون (جو زراعت پیشہ نہ ہو۔) کی ملکیت اور اس کے قبضہ میں ہوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ تحتی دفعہ ہذا میں جو تحفظ بہم پہنچایا گیا ہے۔ وہ اس اراضی پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جو رہن کی گئی ہو۔

اگر کوئی عدالت یا بورڈ یہ محسوس کرے۔ کہ کسی ساہوکار نے کسی دستاویز میں ارادتاً بے ایمانی کی ہے تو نہ صرف اسے اس امر کا اختیار ہے۔ کہ سارا دعویٰ مع خرچہ خارج کر دے۔ بلکہ اسے اس امر کا اختیار ہوگا۔ کہ کسی مجاز مجسٹریٹ کی عدالت میں اس غرض کے لئے استغاثہ دائر کر دے۔ اور ایسے شخص کو جس کے متعلق ثابت ہو جائے۔ کہ اس نے کسی دستاویز کو غیر دیانتدارانہ طور پر استعمال کیا ہے۔ یا جس کے متعلق اسے معلوم ہو۔ کہ اس میں کوئی ایسا بیان درج ہے جو کسی معاملہ کے متعلق جھوٹا ہے۔ تو مجرم ثابت ہونے پر اسے ہر دو قسم کی سزاؤں میں سے کوئی سزا دی جائے گی۔ سزائے قید جو تین ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا سزائے جرمانہ جس کی تعداد ایک ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

نوٹس تنسیخ وصایا

مندرجہ ذیل موصیوں کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہے۔ ان کو نوٹس دیئے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے بقائے ادا نہیں کئے اب اتمام حجت کے لئے اخبار میں نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ یہ اصحاب اپنے بقائے ایک ماہ کے اندر ادا فرمالیں ورنہ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔

(۱) بابو محمد اکبر صاحب آف ڈیرہ غازیخان حال ملازم محکمہ ریلوے لاہور وصیت ۴۶۹۲

(۲) چوہدری غلام مصطفیٰ کمال صاحب سکنہ پہاڑنگ حال ٹوبہ ٹیک سنگھ ۴۳۹۰

(۳) چوہدری عبد الحی خان صاحب کاٹھگڑھ ہو ۳۵۸۹

(۴) محمد حسین صاحب سکنہ گٹھالیاں حال رائے ونڈ ۳۴۸۸

(۵) چوہدری محمد حسین صاحب سکنہ طالب پور حال لاہور ۳۳۹۰

(۶) میاں غلام قادر صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان ۲۷۷۹

(۷) میاں عبد الرحیم صاحب عرف پوہلا کشمیری قادیان ۱۹

(۸) ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ جالندھر شہر ۱۶۰۷

(سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے ماتحت اس وقت لاء اور سپلائی ڈیپارٹمنٹ ہیں لیکن چونکہ ان دونوں محکموں کا کام بہت بڑھ گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسٹرن گروپ کانفرنس کی بحث و تمحیص کے نتیجہ میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو زیادہ ذمہ دارانہ کام سپرد کئے جائیں اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو علیحدہ کر کے اسے ایک نئے ممبر کے سپرد کیا جائے گا۔ اور سپلائی ڈیپارٹمنٹ سر ظفراللہ خان صاحب کے ماتحت رہے گا۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ اتوار کی رات کو انگریزی بمبار جہازوں نے بحیرہ احمر میں بڑی بہادری دکھائی۔ پہلے تو ایک اطالوی جہاز کو خشکی کی طرف بھاگنے پر مجبور کیا اور پھر اسے تارپیڈو مار کر برباد کر دیا۔ معلوم ہوا ہے اس رات دو اطالوی جہازوں نے بحیرہ احمر میں انگریزی تجارتی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا۔ انگریزی جہازوں نے ان کے حملہ کا گولوں سے جواب دیا اور ان دونوں کو مار بھگایا۔ رات کو تو کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں گئے مگر صبح ان میں سے ایک نظر آ گیا۔ جس سے لڑائی شروع ہو گئی۔ آخر وہ حملوں کی تاب نہ لا کر گرتا پڑتا کنارے کی طرف بھاگا مگر اسے تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔ اس کے بعد ساحل سمندر سے ۳ اطالوی توپوں نے انگریزی جہازوں پر گولے برسانے شروع کر دئیے جن کے نتیجہ میں ایک گولہ ایک انگریزی جہاز کو لگا۔ مگر اس کے جواب میں انگریزی جہازوں نے ایسے زور کا حملہ کیا کہ دو توپوں کو بالکل ٹھنڈا کر دیا۔ اس سمندری لڑائی کے متعلق اطالوی گورنمنٹ نے حکومت برطانیہ سے ۲۴ گھنٹے پہلے ایک بیان چھاپ دیا جس میں بجائے اصل حالات بتانے کے یہ لکھ دیا تھا کہ اس لڑائی میں ۶ انگریزی جہاز ڈوب گئے اور ایک برطانوی گشتی جہاز کام آیا۔ لیکن یہ محض جھوٹ ہے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ ہوائی وزارت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سولون اور بنگباک میں اطالوی فوجی موٹر لاریوں پر انگریزی جہازوں نے خوب بمباری کی جس سے کئی جل کر راکھ ہو گئیں۔ اسمارہ میں تیل کے ذخائر میں آگ لگا دی گئی۔ کینیا اور ابی سینیا کی سرحد پر ایک اطالوی بمبار جہاز کو نیچے گرا لیا گیا اور اطالوی ہوا بازوں کو پکڑ لیا گیا۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ خشکی کی لڑائی کے بارہ میں نیروبی سے اعلان کیا گیا ہے کہ کینیا کے پاس ایک گشتی دستہ نے دشمن کی ایک چوکی پر حملہ کیا۔ دشمن اپنی کچھ لاشیں اور زخمی اونٹ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ جرمنی پر انگریزی ہوائی جہازوں کے حملے تو روز بروز بڑھ رہے ہیں مگر برطانیہ پر جرمنی کے حملوں میں کمی کے آثار نظر آ رہے ہیں چنانچہ کل دن کے وقت معمولی حملہ ہوا۔ آج صبح بھی جنوب مشرقی حصہ پر کہیں کہیں اکا دکا جرمن جہاز دیکھا گیا۔ البتہ تیسرے پہر جرمن ہوائی جہازوں کے ایک بہت بڑے دستہ نے انگریزی علاقہ میں بڑھنے کی کوشش کی مگر انگریزی ہوائی جہازوں اور طیارہ شکن توپوں نے انہیں آگے بڑھنے نہ دیا۔ اور ان میں سے ۳ کو نیچے گرا لیا۔ اس معرکہ میں چار برطانوی ہوا باز بھی کام آئے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ کل لنڈن پر جرمنی کے حملہ کی چھیالیسویں رات تھی مگر یہ تمام راتوں سے زیادہ پر امن رہی البتہ کبھی کبھی توپوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ سرچ لائٹ سے کام نہیں لیا گیا لورپول اور ویلز میں البتہ حملوں کا نسبتاً زور رہا۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل ہٹلر اور فرانس کے ایک وزیر موسیو لیوال میں ملاقات ہوئی۔ جرمن کا وزیر خارجہ بھی اس ملاقات کے وقت موجود تھا۔ جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ فرانس کو اب برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہئیے۔ موسیو لیوال اٹلی اور جرمنی سے گٹھ جوڑ کرنے میں بہت بدنام ہے اور یہ ملاقات بھی اسی لئے ہوئی ہے کہ ہٹلر چاہتا ہے فرانس جرمنی اور اٹلی سے مل جائے مگر مارشل پیتاں نہیں چاہتا کہ جرمنوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جائے۔ علاوہ ازیں آزاد فرانسیسیوں کی تحریک بھی اب زور پکڑتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ آسٹریلیا کی مزدور پارٹی نے ایک جنگی کونسل بنانے کا مطالبہ کیا تھا جسے گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔ کونسل کی صدارت آسٹریلیا کے وزیر اعظم کریں گے۔ اس میں نصف ممبر گورنمنٹ کے ہونگے۔

کلکتہ ۲۳ اکتوبر۔ سر ہنری گڈنی نے کل کلکتہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اینگلو انڈینوں کو فوج میں زیادہ بھرتی کیا جائے۔

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ کے سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی گورنمنٹ کچھ اور چھاؤنیاں لینا چاہتی ہے۔ اس وقت بھی اس کے پاس سمندر میں کئی چھاؤنیاں ہیں جن میں سے پرل کی بندرگاہ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اٹلانٹک کے سمندر میں جو چھاؤنیاں حاصل کی گئی ہیں۔ ان سے امریکہ کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس کے بعد نائب وزیر نے تقریر کی جس میں کہا کہ اگلے ستمبر تک امریکہ اپنی تمام فوجوں کو کیل کانٹے سے لیس کر دے گا اور دنیا بھر کے اچھے ہتھیار اس کی فوجوں کے پاس موجود ہونگے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ میں سویڈن گورنمنٹ کے لئے ایک سو دس ہوائی جہاز تیار کئے گئے تھے اور دنیا کی بد امنی کو دیکھتے ہوئے حکومت امریکہ نے سویڈن کی گورنمنٹ سے وہ جہاز خرید لینے چاہے مگر یہ سودا نہ ہو سکا۔ آخر پریذیڈنٹ روزویلٹ نے حکم دے دیا۔ کہ ان جہازوں کو سویڈن نہ بھیجا جائے بلکہ ملکی حفاظت کے لئے استعمال کیا جائے۔ حکومت سویڈن نے اس کے متعلق حکومت امریکہ سے شکایت کی ہے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ نازیوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ تین دن میں برطانیہ کے ۳ لاکھ ۷۵ ہزار ٹن کے جہاز غرق کر دئیے گئے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ جب سے لڑائی چھڑی ہے۔ ایک ہفتہ کی اوسط ۷۵ ہزار ٹن کے جہازوں کے نقصان کی ہے لیکن یہ دوسرا ہفتہ ہے جس میں بہت کم نقصان ہوا ہے۔ گزشتہ ہفتہ ۲۵۳۷۰ ٹن کا نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ جرمنی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ برطانوی جہازوں کے ڈوب جانے کی وجہ سے برطانیہ میں راشن کی کمی ہو گئی ہے مگر یہ بھی غلط ہے۔ وزیر خوراک نے اس بارے میں کہا ہے۔ کہ بہت جلد چائے کا راشن بڑھا دیا جائے گا۔ اور اس وقت اگلے سال کے لئے بھی کافی چیزیں موجود ہیں۔

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ ہندوستان کے حفاظتی قرضہ میں اس وقت تک ۲۹ کروڑ ۷۶ لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

بمبئی ۲۳ اکتوبر۔ دیوالی کی رات کو یہاں اندھیرا رکھا جائے گا۔ بازاروں اور مکانوں میں روشنی سے متعلق جو پابندیاں ہیں۔ ان میں کمی نہیں کی جائے گی۔ آتشبازی کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

بنوں ۲۳ اکتوبر۔ اٹلی کے اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کے خلاف اظہار ناراضگی کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بلوچی اور وزیری وغیرہ قبائل کے لوگ بھی شریک ہوئے۔

ٹوکیو ۲۳ اکتوبر۔ جاپان کی وزارت خارجہ کے نائب وزیر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کے سمجھوتہ سے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ جاپان کا دشمن کون ہے۔ انہوں نے کہا یورپ اور امریکہ کے وہ ملک جو مارشل چیانگ کائی شیک کا ساتھ دے رہے ہیں جاپان کے دشمن ہیں۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ ہالینڈ کے کنارہ سے ۳ میل دور کل ایک جرمن جہاز پر انگریزی ہوائی جہازوں نے ۹ سو فٹ کی بلندی سے بم پھینکے جو ٹھیک نشانہ پر بیٹھے۔ اور جرمن جہاز تباہ ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالشکر کمیٹی کے ممبران کے متعلق اعلان

ممبران دارالشکر کمیٹی کی اطلاع کے لئے قاعدہ ۱۳ جس کی نقل درج ذیل ہے شائع کیا جاتا ہے۔ "جو حصہ دار قرعہ نکلنے پر اپنے حصہ کی رقم لے چکا ہو۔ اور ماہوار اقساط ادا نہ کرے۔ علاوہ قاعدہ ۱۲ کی قانونی کارروائی کے ایک آنہ یومیہ بطور جرمانہ اسے ادا کرنا ہوگا۔"

ایسے ممبران سے جو اپنے قرضے وصول کر چکے ہیں۔ لیکن باقاعدگی کے ساتھ اقساط ادا نہیں کر رہے۔ قاعدہ ۱۳ کی تعمیل کروائی جائے گی۔

خاکسار محمد الدین سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

نفع مند کاروبار

جو احباب ایک چار ہزار روپیہ کسی نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں۔ جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہئے۔ کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۲۱ منکہ رضیہ خانم زوجہ مولوی عطاء اللہ خان قوم راجپوت کھوکھر عمر ۱۸ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۸ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جس میں سے دو صد روپیہ میرے خاوند عطاء اللہ خان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات بحیثیت مجموعی قیمتی پچھتر روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشین سنگر قیمتی ایک صد پچیس روپے کی ہے۔ اس طرح میری کل جائداد ۵۰۰ روپے کی بنتی ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں بفضل خدا کوشش کروں گی۔ کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کروں۔ اس لئے جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں اسکو میرے حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائے۔ اگر حصہ وصیت کامل یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو میرے خاوند عطاء اللہ خان صاحب ساکن قادیان ادائیگی کے ذمہ وار ہونگے۔ رب انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ العبدہ رضیہ خانم بقلم خود گواہ شد عطاء اللہ خان خاوند موصیہ گواہ شد حافظ غلام رسول وزیرآبادی والد موصیہ۔

نمبر ۵۷۱۱ منکہ گلاب الدین ولد فقیر علی قوم ککے زئی افغان پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کلانور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی تخمیناً ۴ گھماؤں واقع بڈھن تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ہے۔ جس میں میں اپنے برادر زادگان کے ساتھ نصف کا مالک ہوں۔ مگر یہ اراضی مبلغ دو ہزار میں رہن باقبضہ ہے اس کی قیمت اندازاً موجودہ وقت میں چار ہزار روپیہ ہے۔ یعنی میرے حصہ کی قیمت دو ہزار روپیہ ہوئی۔ جو رہن کی وجہ سے ہزار روپیہ میں زیر بار ہے۔ علاوہ اس کے قصبہ کلانور ضلع گورداسپور میں تین مکان سکنی ہیں۔ جو میری واحد ملکیت ہیں۔ موجودہ وقت میں ان مکانات کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ حسب تشریح بالا میری کل جائداد کی قیمت بعد منہائی زر رہن اندازاً تین ہزار ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اٹھارہ روپے دس آنے ماہوار پنشن کی صورت میں مجھے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا... کر دیا جائیگا۔ [illegible] گواہ شد [illegible]

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے ۱۲ نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

"وہ ہمیں اپاہج کہتا ہے"

ہم اُسے دکھا دینگے!

ہندوستان کے مدافعتی قرضے خریدیئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah